السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء علیہ السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں ۔ کیا یہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف؟ مدلل بیان کریں۔

(کیا اس روایت کو بیہقی، سبکی، ابن حجر عسقلانی، ہیثمی اور سیوطی وغیرہم نے صحیح قرار دیا ہے۔(قاری محمد اسماعیل سلفی، جھنگ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

" یہ روایت : "الأنبیاء أحیاء فی قبورھم یصلون

مسند ابی یعلیٰ الموصلی (6/147 ح 3425) اور حیاۃ الانبیاء علیہ السلام للبیہقی (ح2 من طریق ابی یعلیٰ) میں درج ذیل سند کے ساتھ موجود ہے:

"عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ، عَنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ"

"اس سند میں حجاج راوی غیر منسوب ہے، اس کی ولدیت یا نسب معلوم نہیں اور حافظ ذہبی رحمة اللہ علیہ نے فرمایا

"نکرة: ما روی عنہ فیما أعلم سوی مستلم بن سعید، فأتی بخبر منکر، عنہ....."

مجہول ہے میرے علم کے مطابق مستلم بن سعید کے علاوہ کسی نے اس سے روایت نہیں کی، پس وہ (مستلم) اس سے منکر خبر لایا ہے۔ (میزان الاعتدال 4601ت 1727 وقال الذہبی حجاج بن الاسود وھو خطا من الذہبی والصواب حجاج من غیر ابن اسود)

اگر کوئی آدمی حافظ ابن حجر کے حوالے سے کہ کہ حجاج سے مراد حجاج بن ابی زیاد الاسود البصری ہے تو عرض ہے کہ یہ تعین کئی وجہ سے غلط ہے:

1 حافظ ذہبی رحمة اللہ علیہ جو کہ بقول ابن حجر رحمة اللہ علیہ ۔ :

(من اہل الاستقراء التام فی نقد الرجال" تھے۔ (نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر مع شرح الملا علی قاری ص 736"

وہ حجاج بن ابی زیاد الاسود القسملی کو اچھی طرح پہچانتے تھے، جیسا کہ انھوں نے خود فرمایا:

(بصري صدوق وكان من الصلحاء وثقه ابن معين مات سنة بضع وأربعين ومئة" (سیر اعلام النبلاء 767"

معلوم ہوا کہ حافظ ذہبی رحمة اللہ علیہ کے نزدیک حجاج دو ہیں:

اول : ابن ابی زیاد والاسود زق العسل، صدوق۔

دوم: نامعلوم مجہول۔

2 ۔ مستلم بن سعید سے اس روایت کی کسی صحیح سند میں حجاج کے بعد "بن الاسود" کی صراحت ثابت نہیں اور حسن بن قتیبہ المدائنی (متروک مجروح، ضعفہ الجمہور) کی جس روایت میں یہ صراحت آئی ہے وہ مردود و باطل ہے۔

(حسن بن قتیبہ متروک وھالک کی روایت مسند البزار، الفوائد لتمام الرازی، الکامل لابن عدی، حیاۃ الانبیاء علیہ السلام للبیہقی اور تاریخ دمشق لابن عساکر میں موجود ہے۔ (دیکھئے الصحیحۃ للالبانی 2،187 ح621

اگر کوئی کہے کہ تہذیب الکمال میں مستلم بن سعید کے شیوخ میں حجاج بن ابی زیاد الاسود کا ذکر کیا گیا ہے، تو عرض ہے کہ ذہبی رحمة اللہ علیہ کے اختلاف مذکور کے بعد یہ ذکر کرنا قابل حجت ہے۔ جو لوگ حجاج (مجہول) کو ضرور بالضرور ابن الاسود ثابت کرنے پر بضد ہیں، انھیں چاہیے کہ اس کا ثبوت صحیح سند سے پیش کریں۔

فائدہ :۔

:المستلم بن سعید، عن الحجاج، عن ثابت، والی روایت اخبار اصفہان لابی نعیم الاصبہانی (2/83) میں موجود ہے، لیکن اس کی سند ضعیف ہے اور الفاظ درج ذیل ہیں

"الأنبياء أحياء في قبورهم يصلون"

یعنی اس میں "احیاء" کا لفظ ہی نہیں ہے۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ مذکورہ عجیب وغریب روایت بلحاظ سند صحیح نہیں، لہذا محمد عباس رضوی بریلوی کا اپنی کتاب "واللہ آپ زندہ ہیں" میں اوراق کے اوراق لکھنا چنداں مفید نہیں ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا اس روایت کو صحیح کہنا ان کی کتاب سے ثابت نہیں اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی نقل منقطع وبے سند ہے۔ خود حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کو صحیح قرار دینا ثابت نہیں اور سبکی کا ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلے میں کوئی مقام نہیں ہے۔

ہیثمی کا اس روایت کے راویوں کو ثقہ قرار دینا حجاج مجہول کی وجہ سے غلط ہے اور سیوطی متاخرین میں سے تھے۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ روایت اصول حدیث واسماء الرجال کی وجہ سے صحیح نہیں اور اس کے تمام شواہد بھی ضعیف ومردود ہیں۔

اس باب میں صرف صحیح مسلم کی وہ حدیث ثابت ہے جس میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (معراج کی رات) موسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔

یہ خاص معجزہ ہے اور اس سے عام استدلال محل نظر ہے۔ واللہ اعلم۔

(انبیائے کرام علیہ السلام کی برزخی زندگی (حیاۃ الانبیاء علیہ السلام) کے لیے دیکھئے میری کتاب تحقیقی مقالات (ج1ص19-26)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد3۔ توحید وسنت کے مسائل-صفحہ18

محدث فتویٰ